Regd. No. L5254

270

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم پنجشنبہ — فی پرچہ ۱ ؎

جلد ۳ | ۲۴ ر امان ۱۳۲۸ ہش | ۲۴ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۶۹

کشمیر کمیشن کے اجلاس میں عارضی صلح سے متعلق تجاویز پر غور و خوض

سمجھوتہ کا دارومدار حکومت آزاد کشمیر کی حیثیت اور آزاد فوجوں کی برقراری کے اصول پر ہے

نئی دہلی ۲۳ مارچ :- دونوں مملکتوں نے کشمیر میں عارضی صلح کی مستقل صورت کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ آج اتحادی قوموں کے ہندوستان و پاکستان کمیشن نے ان پر غور و خوض کیا۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے۔ کہ عارضی صلح کے سمجھوتہ کے سلسلے میں تمام کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے۔ کہ حکومت آزاد کشمیر کی حیثیت اور آزاد فوجوں کی برقراری کے اصول کو تسلیم کر لیا جائے۔ اس مسئلہ پر مفصل بحث کمیشن کے ممبران دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے ساتھ مشترکہ ملاقاتوں میں کراچی آکر کریں گے۔ کمیشن کی سب کمیٹی عارضی صلح کے مسودہ کو اگلے مہینے کے وسط میں سرینگر پہنچکر آخری شکل دے گی۔ اور امید ہے کہ مسودہ امیر البحر ولیم نمٹز کے کشمیر پہنچنے سے پہلے تیار ہو جائیگا۔ ان کے ہندوستان پہنچنے کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی۔ برعظیم روانہ ہونے سے قبل وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی سے ملاقات کریں گے۔

ناظم استصواب کے تقرر پر وزیر خارجہ کا بیان

راولپنڈی ۲۳ مارچ :- حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے آج ایک بیان میں امیر البحر ولیم نمٹز کے ناظم استصواب مقرر ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ امیر البحر ولیم نمٹز کا گزشتہ ریکارڈ اور کارہائے نمایاں اس بات کی کافی ضمانت ہیں کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کے انتظام کی زبردست ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے موزوں آدمی ہیں۔ انکی عالمگیر عزت اور شہرت انہیں اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہونے میں بہت مدد دے گی۔ بلاشبہ وہ اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ رائے شماری کے صحیح اور مناسب انتظام پر ہی دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کی بحالی کا دارومدار ہے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے فرائض منصبی کی بجا آوری میں حکومت پاکستان ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گی۔ اور ہر ممکن طریقے سے ان کا ہاتھ بٹائے گی۔

کوآپریٹو بنکوں میں مہاجرین کی جمع شدہ رقوم

لاہور ۲۳ مارچ :- مشرقی اور مغربی پنجاب کے کوآپریٹو بنکوں میں مہاجرین کی جمع شدہ رقوم کا سوال اب بین المستعمراتی بنک کانفرنس میں پیش کیا گیا ہے۔ دونوں حکومتوں کے مابین جب معاہدہ ہو جائے گا۔ تو روپیہ جمع کرانے والے اشخاص کو ان کی رقوم ادا کر دی جائیں گی۔

مشرقی اور مغربی پنجاب کے مہاجرین کے انجمن ہائے اتحاد باہمی میں حصوں کی فروخت یا ایسی کے سوال کے بارہ میں ابھی تک دونوں حکومتوں کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی:۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ امان :- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نسبت تاحال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

— حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب اور مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب کے لئے بھی احباب دعائیں جاری رکھیں:۔

بیرونی ممالک میں پاکستان کا پروپیگنڈا بہت کمزور رہا

پاکستان کا ڈپلومیٹک وقار چوہدری ظفر اللہ خان نے ہی قائم کیا ہے

لاہور ۲۳ مارچ :- آج مسٹر اقبال رشید ای سیکرٹری ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن نے ایک پریس کانفرنس میں اپنے سفر کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کا پروپیگنڈا نہ صرف یورپ میں بلکہ اسلامی ممالک میں بھی ہندوستان کے پروپیگنڈے کے مقابلہ میں نہایت کمزور ہے اور نہ صرف کمزور بلکہ صفر کے برابر ہے۔ آپ نے پاکستان اور ہندوستان کے پراپیگنڈے کا مقابلہ کرتے ہوئے بہت سی تفصیلات بیان کیں۔ اور فرمایا کہ ہند کے نمائندے یورپ اور ممالک اسلامی خاص کر مصر۔ ایران۔ اور دوسرے عرب ممالک میں پاکستان کے خلاف بہت زہر پھیلا رہے ہیں۔ وہ اخباروں پمفلٹوں اور دعوتوں کے ذریعے بڑا کامیاب کام کر رہے ہیں:۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا۔ پاکستان کے آفیشل ڈیلیگیشن کا ماتحت عملہ بھی لاپرواہی سے کام کرتا ہے۔ دنیا میں پاکستان کے متعلق جس قدر بھی دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ وہ صرف چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو بیرونی دنیا میں پاکستان کا کوئی نام تک بھی نہ جانتا دیکھا جاتا۔

تو انہوں نے ہی پاکستان کا ڈپلومیٹک وقار قائم کیا ہے آپ نے مزید فرمایا۔ چوہدری ظفر اللہ خان کے بعد بیگم اکرام اللہ اور مسٹر آغا شاہی کا کام بھی قابل تعریف ہے۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ عرب ممالک میں کوئی ادارہ میرے علم میں ایسا نہیں ہے جو مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہا ہو۔ (ڈشمہ)

اخویم میاں عبد اللہ خان صاحب کی علالت اور دوستوں سے دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

اخویم میاں عبد اللہ خان صاحب کی تشویشناک بیماری پر اب قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گذر رہا ہے۔ اس عرصہ میں اصل بیماری کے لحاظ سے تو درمیان میں اُتار چڑھاؤ کی صورت ہوتی رہی ہے۔ یعنی کبھی طبیعت زیادہ خراب اور کبھی نسبتاً افاقہ مگر عام حالت کے لحاظ سے حالت مسلسل طور پر گرتی گئی ہے۔ اور بیماری کے مقابلہ کی طاقت برابر کم ہوتی جا رہی ہے اور ڈاکٹر لوگ موجودہ حالت کو کسی جہت سے تسلی بخش نہیں بتلاتے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہا ہے کہ ہم اپنے علم کے مطابق علاج کر رہے ہیں مگر معجزانہ شفا تو صرف دعاؤں کا ہی نتیجہ ہو سکتی ہے۔ پس میں حضرت اماں جان ام المومنین اطال اللہ ظلہا اور عزیزہ ہمشیرہ سلمہا اور دیگر سب خاندان کی طرف سے جماعت کے مخلصین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اخویم میاں عبد اللہ خان صاحب کی صحت یابی کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ مومن کسی صورت میں بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔ اور ہمارا خدا تو وہ رحیم کریم ہستی ہے کہ جس کی قدرت اور رحمت کی کوئی انتہا نہیں:۔ خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۳ مارچ ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان کے باہمی تعلقات کا مدار رائے شماری کے صحیح انتظام پر ہے

ناظم استصواب کے تقرر پر نیویارک ٹائمز کا تبصرہ

نیویارک ۲۳ مارچ :- امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز نے امیر البحر چیسٹر ولیم نمٹز کے ناظم استصواب مقرر ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ کشمیر میں رائے شماری کا کام ایک ایسے شخص کے لئے کوئی مشکل کام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جس نے کہ گذشتہ جنگ میں اتحادی فوجوں کی کمان کرتے ہوئے جاپانیوں کو شکست دی ہو۔ لیکن یہ کام فی نفسہٖ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ آئندہ صفحات تاریخ میں اسے بہت اہم شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کی کامیابی پر کشمیر کے چالیس لاکھ باشندوں کے مستقبل کا ہی دارومدار نہیں ہے۔ بلکہ کشمیر کے صحیح تصفیہ کے نتیجہ میں پاکستان اور ہندوستان کے مابین دوستی کا جو نیا دور شروع ہوگا۔ ان کا نام اس خوشگوار تبدیلی کے ساتھ ہمیشہ کے لئے وابستہ ہو جائیگا:۔

گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین

جلسۂ عام میں تقریر فرمائیں گے

لاہور ۲۳ مارچ :- ہز ایکسلنسی گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین مورخہ ۳۰ مارچ کو شام کے چھ بجے یونیورسٹی گراؤنڈ میں ایک جلسۂ عام میں تقریر فرمائیں گے۔

مجموعی جرمانے کی رقم رفاہ عامہ کی سکیموں پر خرچ کی جائیگی

لاہور ۲۳ مارچ :- مارچ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں ضلع اٹک سے ۳۰۰۰، ۲۴ روپے سے کچھ زائد رقم مجموعی جرمانے کے طور پر وصول کی گئی تھی۔ حکومت مغربی پنجاب کی منظور کردہ تجویز کے مطابق اس رقم کو رفاہ عامہ کی سکیموں پر خرچ کیا جائے گا۔ چنانچہ یہ رقم سردست سٹیٹ بنک آف پاکستان میں جمع کر دی جائے گی۔ اور اس سے حاصل ہونے والے سود کی نوے فیصدی رقم میں سے اعلیٰ سائنس اور ٹیکنیکل تعلیم کے لئے وظائف دیئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں حکومت نے چار اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کمیٹی ٹرسٹی بورڈ کی تشکیل سے متعلق تفصیلات تیار کرے گی۔ نیز تعلیمی امور کے سلسلے میں مزید فنڈ مہیا کرنا بھی اس کے سپرد ہوگا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جماعت احمدیہ کی تیسویں مجلس مشاورت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس شوریٰ انشاء اللہ ۱۵-۱۶ اپریل کی درمیانی شب کو ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اس اجلاس میں صرف بجٹ پیش ہوگا۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو پہلے سے زیادہ شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ اور اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ (وکیل التبشیر)

سکھر بند میں شگاف پر بندعلی خان کا بیان

کراچی ۲۲ مارچ۔ حکومت سندھ کے وزیر خدمات عامہ نے آج اسمبلی میں سکھر بند کی خرابیوں اور شگاف پر ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ اور ایوان کو یقین دلایا کہ افسران کا موجودہ گروپ ان خرابیوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان خرابیوں کا سدباب کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ یہ یاد ہوگا کہ بند میں شگاف ہو جانے اور دوسری خرابیوں کی تحقیقات کرنے کے لئے اسمبلی نے پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔

ہدیۂ تشکر

آزاد کشمیر کے دمدموں کا معائنہ کرنے کے بعد لوٹتے ہوئے جیپ کے الٹنے سے مجھے جو حادثہ پیش آیا تھا اس کو پڑھ کر میرے بعض کرم فرماؤں حبیبوں اور رفیقوں نے مجھے نہایت ہی محبت بھرے خطوط لکھے ہیں۔ عدیم الفرصتی کے باعث ان سب کو علیحدہ علیحدہ جواب میرے لئے مشکل ہے۔ لہٰذا الفضل کی وساطت سے ان سب تک اپنی طرف سے ہدیہ تشکر پہنچانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور اپنے بے بہا فضلوں سے نوازے۔

(حقیر العباد ثاقب زیروی)

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری تصدیقات

جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع مجھے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل تصدیقات ضرور بھجوائیں

ا۔ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی طرف سے کہ فلاں صاحب کو (یہاں نمائندہ کا نام درج کیا جائے) جماعت کے اجلاس عام میں متفقہ طور پر بکثرت آراء امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔

۲۔ سیکرٹری مال کی طرف سے کہ فلاں صاحب جن کو امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے ان کے ذمے کوئی بقایا نہیں ہے۔

نوٹ:۔ بقایادار نظارت بیت المال کے قواعد کے رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

سندھ اسمبلی میں بجٹ پر بحث

کراچی ۲۳ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی نے اپنے اجلاس میں حکومت کے نو مطالبات منظور کر دیئے۔ آغا غلام نبی پٹھان نے حکومت پر زور دیا کہ وہ خالی شدہ زمینوں کو الاٹ کرنے میں ایک باقاعدہ پالیسی پر عمل کرے تاکہ حکومت کو مالی نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ انہوں نے کہا فصل خراب ہو جانے کی وجہ سے حق دار افراد کو مالگزاری نہیں ملتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت زمینیں الاٹ کرنا چاہتی ہے تو اسکو چاہیئے کہ انکی آبپاشی کے لئے نہریں کھودنے کا کام بھی اپنے ذمہ لے کیونکہ یہ غریب مہاجر اور مقامی حارث اس بڑے کام کو انجام نہیں دے سکتے۔ مسٹر ایم۔ ایچ گذدر نے مہاجرین

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء (جمعہ ہفتہ۔ اتوار) کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ (نظارت دعوۃ وتبلیغ)

کے رویہ اور رشوت خور افسران سندھ حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو ایسے مؤثر قدم اٹھانے چاہئیں کہ جن سے رشوت خوری کی عادت ختم ہو جائے اور مہاجرین اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے لگیں کہ وہ حکومت کی دی ہوئی رقم اور مویشیوں کو لے کر بھاگ جانے کی بجائے زمین کی کاشت کریں۔ انہوں نے وزیر متعلقہ سے سوال کیا کہ کتنی زمین مہاجرین کو الاٹ کی گئی اور کتنی زمین پر کاشت ہو رہی ہے۔ جواب دیتے ہوئے سید میراں محمد شاہ نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ وہ مہاجرین کے متعلق تعداد وشمار نہیں بتا سکتے۔ لیکن وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ اب صرف تیس ہزار مہاجرین کی آبادکاری کا کام باقی ہے۔ مہاجرین کے انتظام کے بارے میں مرکزی حکومت کے آرڈیننس کا تذکرہ کرتے ہوئے سید میراں محمد شاہ نے بتایا کہ اس پر پاکستان کے تمام صوبوں میں عمل درآمد کیا گیا ہے سندھ بھی انہی صوبوں میں سے ایک ہے حکومت سندھ نے مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ اب جبکہ مہاجرین کی آبادکاری کا کام ختم ہو چکا ہے اختیارات صوبائی حکومت کے سپرد کر دیئے جائیں

انہوں نے ایوان کو یقین دلایا کہ حکومت ایک انچ زمین بھی خالی رہنے نہیں دے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اگر مہاجرین نے الاٹ کردہ زمینوں پر قبضہ نہیں کیا تو وہ یہ حکم جاری کر دیں گے کہ یہ زمین مقامی زمینداروں یا حارثوں کو دے دی جائے۔ بدمعاملگی اور رشوت ستانی کے متعلق انہوں نے

یہ تسلیم کیا کہ زمینوں کی الاٹمنٹ کے وقت اعلیٰ افسران مال کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اپنے ماتحتوں کے کام کی نگرانی کرتے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ان کے ماتحتوں نے رشوت ستانی اور بدمعاملگی شروع کر دی۔ انہوں نے اس بات کا وعدہ کیا کہ پٹہ داروں کے کام کی نگرانی کرنے کے لئے نگران اسٹاف مقرر کیا جائے گا۔ مزید کہا کہ رشوت ستانی کا انسداد کرنے کے لئے عوام کی امداد ضروری ہے۔ (استار)

مصر تجارتی مشن پاکستان بھیجے گا

قاہرہ ۲۳ مارچ۔ مصر نے ایک ابتدائی تجارتی مشن پاکستان اور ہندوستان روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ان ملکوں میں بعد میں آنے والے مشنوں کے لئے راستہ صاف کر دے گا۔ ابتدائی مشن مصر اور ان دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کے عام اصولوں کا مطالعہ کرے گا۔ (استار)

ایشیائی اتحاد پر عرب کا غوروخوض

قاہرہ ۲۳ مارچ۔ کل رات عرب لیگ کونسل کے آخری اجلاس میں حالیہ ایشیائی کانفرنس اور مشرقی ممالک کے درمیان اشتراک کے سوال پر غور کیا گیا۔ (استار)

تل ابیب ۲۳ مارچ۔ یہودیوں اور حکومت لبنان کے درمیان پچھلے دنوں جو معاہدہ طے پایا تھا آج اس پر دستخط کر دیئے گئے ہیں۔

نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بمقام ربوہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان کے آئندہ سال کے لئے صدر کا انتخاب ہوگا۔ جس میں صرف نمائندگان مجالس ہی رائے دے سکیں گے۔ یہ نمائندے منتخب ہو کر آنے چاہئیں۔ اور ان کی اطلاع دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ [illegible] روڈ لاہور کو یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے پہلے پہونچ جانی ضروری ہے۔

یہ نمائندے اپنا ٹکٹ نمائندگی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں حاصل کریں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ نمائندگان کے پاس قائد مقامی کی تصدیقی چٹھی ہو بغیر تصدیقی چٹھی کے ٹکٹ نہیں ملے گا۔

غیر نمائندگان کو رائے دینے کا حق نہیں ہوگا۔ وہ صرف کارروائی سن سکیں گے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ)

ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات دن بدن استوار ہوتے جا رہے ہیں

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ پاکستان کے ہندوستان کے تعلقات اچھے ہیں اور زیادہ اچھے ہوتے جا رہے ہیں۔ دونوں مملکتوں کا مفاد اسی میں ہے کہ ان کے باہمی تعلقات بہت دوستانہ ہوں۔ تاحال ہمارے درمیان بہت سے مسائل حل طلب ہیں امید ہے رفتہ رفتہ ان سب کو نہایت خوش اسلوبی سے طے کر لیا جائیگا ـــــ آج ہندوستان کی مجلس قانون ساز میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے بتایا کہ حکومت اس سال ایٹمی طاقت کے متعلق ریسرچ پر تین لاکھ روپیہ خرچ کرے گی۔

روزنامہ
الفضل
۲۲ مارچ ۱۹۵۰ء

کیا یہ فضا صحت افزا ہے؟

کچھ دنوں سے لاہور کے اخبارات پر ایک عجیب حالت طاری ہو چکی ہے۔ کوئی سا اخبار اٹھا کر دیکھ لو اداریہ "خلیق الزمان" پر ہوگا۔ دنیا میں کوئی حادثہ ہو جائے۔ زمانہ پلٹ جائے۔ ہمارے اخبارات۔ اس دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو کر اسی ایک مسئلہ کی گتھیاں سلجھانے میں لگے ہوئے ہیں۔ چونکہ واقعات اور حقائق کی گیندوں کو کئی بار اچھالا جا چکا ہے۔ اب کوڑا آنکھے گھس گئے ہیں مگر اندر کے چھیچھڑے بھی نظر آنے لگے ہیں۔ اس نقار خانہ میں جو ضرب بھی نقارہ پر پڑتی ہے۔ تو آواز وہی ایک نکلتی ہے۔ "خلیق الزمان"

ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ آجکل صرف چوہدری خلیق الزمان" ہی کیوں ایسا موضوع رہ گیا ہے۔ کہ جو بھی قلم اٹھتا ہے بس وہ کسی ایک خاکہ پر رنگ پر رنگ جاتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہم مان لیتے ہیں کہ یہ ایک بڑا اہم موضوع ہے اور مسلم لیگ۔ کی آئندہ زندگی پر اس کا بڑا اثر پڑنے والا ہے۔ مگر کیا یہ پبلک پر ظلم نہیں ہے۔ کہ جو بھی اخبار کھولا جاتا ہے۔ اس میں لیڈر صرف خلیق الزمان کے متعلق ہی ہوتا ہے۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ پبلک اپنے ساتھ یہ بے انصافی کب تک گوارا کرے گی۔ اس وقت ہزاروں موضوع ہیں۔ جو راہ نمایان قوم کی توجہ کے محتاج ہیں۔ لیکن وہ "خلیق الزمان" کے خاکے کھینچنے میں اتنے منہمک ہیں کہ کسی بات کی سدھ بدھ ہی نہیں۔ اس لئے چند دنوں سے ہم نے اخبارات کے اداریے پڑھنے چھوڑ دیئے ہیں۔ بس عنوان دیکھا اور گذر گئے۔ ہمارا خیال ہے باقیوں کا بھی یہی حال ہوگا۔

جمہوریتیں کیا سوچ رہی ہیں کمیونزم کدھر بڑھ رہا ہے۔ یو۔ این۔ او کیا کر رہی ہے۔ عرب دنیا پر کیا بیت رہی ہے۔ مسلمان اقوام کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ چین میں کیا ہو رہا ہے۔ انڈونیشیا پر ہالینڈ کیا پھندے ڈال رہا ہے فلسطین میں اسرائیل کس طرح قدم جما رہا ہے۔ مشرق وسطی پر اس کا کیا اثر پڑنے والا ہے۔ خود پاکستان کے اندر کیا انقلابات ہو رہے ہیں۔ ہمارا ہمسایہ ہندوستان کس ادھیڑبن میں ہے۔ الغرض ہزاروں مسائل ہیں۔ جن پر رشق نگارش ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم ہیں کہ ان تمام باتوں سے بے پروا ہو کر صرف چوہدری خلیق الزمان کو لے بیٹھے ہیں۔ جدھر بھی نظر اٹھتی ہے موسمی پھل کی طرح خلیق الزمان کی گٹھلیاں اور چھلکے بکھرے پڑے ہیں۔ اگر وہ بے چارا کچھ بولے تو کہتے ہیں۔ دیکھئے بول رہا ہے۔ اور اگر نہ بولے تو اس پر ہی لیڈر گھسیٹ دیا جاتا ہے۔ کہ خلیق الزمان بولا کیوں نہیں۔

سوال یہ نہیں ہے کہ خلیق الزمان اچھا ہے یا برا ہے۔ سوال یہ بھی نہیں ہے کہ اس نے کیا کیا اور آئیندہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ اخبارات کا فرض ہے کہ جہاں کوئی نقص دیکھیں اسکو برملا پبلک کے سامنے رکھیں۔ تاکہ پبلک میں اپنے مسائل پر غور و خوض کرنے کی سپرٹ پیدا ہو۔ ہم جس بات کو یہاں بیان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ خلیق الزمان کے متعلق یہ یکرنگی کس بات کا پتہ دیتی ہے۔ ہمارے اخبار نویسوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جن باتوں کے الزامات۔ وہ ایک شخصیت پر لگا رہے ہیں۔ کہیں وہی الزامات خود ان پر بھی تو عائد نہیں ہوتے۔ اگر چوہدری صاحب ایک قسم کے لیڈروں کو دوبارہ برسر اقتدار لانا چاہتے ہیں۔ تو ان کے مخالفین ان جیسے ہی یا ان سے بھی بدتر لیڈروں کے آلہ کار تو نہیں بنے ہوئے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ یہ سارا شور و شر اور ہنگامہ خیزی صرف ذاتیات کے محور کے گرد تو نہیں گھوم رہی؟ ہمیں چوہدری خلیق الزمان سے قطعاً کوئی ہمدردی نہیں۔ جو جیسا بوئے گا ویسا کاٹے گا لیکن ہمیں اس بات کا ضرور افسوس ہے۔ کہ ان کے نکتہ چین بھی صرف خالص قومی زاویہ نگاہ سے ہی اس سوال پر نظر نہیں ڈال رہے۔ ان کے طرز کلام میں جو تیزی اور تلخی ہے وہ خالصتہً للہ نہیں ہے۔ وہ جس چبوترے پر کھڑے ہو کر ان پر خاک اڑا رہے ہیں۔ اس کی بنیادوں میں بھی وہی گندگی بھری ہوئی صاف نظر آ رہی ہے۔ جس کو دھو ڈالنے کے لئے وہ اتنے بے قرار نظر آتے ہیں۔

ہم نے جہاں تک غور کیا ہے۔ ہم کو یہی سمجھ میں آیا ہے۔ کہ یہ تمام جھگڑا "ذاتیات" کی بناء پر برپا کیا جا رہا ہے۔ اگر ایک طرف خاص قسم کے لیڈر اپنا اثر و رسوخ دوبارہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو دوسری طرف بھی اسی قسم کے لیڈر برسر اقتدار آنا چاہتے ہیں۔ کسی ایک کو بھی قوم کا خیال نہیں۔ اگرچہ جو کچھ کیا جا رہا ہے قوم کے نام پر ہی کیا جا رہا ہے لیکن اگر "قومی مفاد" ایک طرف سے سٹنٹ ہے۔ تو دوسری طرف سے بھی سٹنٹ ہی ہے۔ ہم نے اس ضمن میں ابھی تک ایک افتتاحیہ بھی ایسا نہیں پڑھا۔ جس میں خلوص کی بو تک بھی ہو۔ ذاتیات نے ملک پر کچھ ایسا قابو پا لیا ہوا ہے۔ کہ ہمارے اہل قلم جن کو چاہیئے تھا۔ کہ قوم کو صراط مستقیم پر راہ نمائی کرتے۔ خود ہی اسی دلدل میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ ان کو اتنا بھی خیال نہیں آتا۔ کہ وہ عوام کی ذہنیت کو درست کرنے کی بجائے وہ اسکو اور بھی بگاڑ رہے ہیں

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تمام جھگڑے اور شور و شر آئیندہ انتخابات کے پیش نظر ہو رہے ہیں۔ اور جیسا کہ مغربی طریقہ ہے ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی ابھی سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ لیکن یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ ایک طرف تو ہم اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ ملک میں اسلامی قانون رائج ہو۔ اور دوسری طرف تمام وہ گندے طریقے خود استعمال کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ جن کو ختم کرنے کے لئے شریعت شریعت کے نعرے لگاتے ہیں۔

آخر یہ گرد و غبار کبھی چھٹیگا بھی یا نہیں۔ یہ فضا کبھی صاف ہوگی بھی یا نہیں؟ کیا یہ ذاتیات ہمیں کبھی خالی الذہن ہو کر سوچنے کا موقعہ دینگی بھی یا نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ ہمارے تمام قومی مسائل ایک "خلیق الزمان" ہی کی ذات میں سمٹ کر رہ گئے ہیں؟ کیا تمام دنیا صرف ایک ہی انسان کے گرد گھومنے لگی ہے؟ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ نے ڈھول کا پول کھولنے میں کوئی غلطی کی ہے۔ اگر کوئی ویسا ہے تو اسکو ویسا ہی بیان کر دینا عین قومی خدمت ہے۔ لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ صحیح قومی خدمت کے نسخہ میں خلوص نیت اہم ترین جزو ہے۔ اگر یہی نہ ہو تو نسخہ محض بے کار ہے۔ سوال ہے کہ کیا جو کچھ ہو رہا ہے خلوص نیت سے ہو رہا ہے؟

ہماری سیاست کتنی تنگدلی اور ناپاک ہے۔ کتنی ضرر رساں اور ملک و قوم کو کتنا تباہ کرنے والی ہے۔ اس کا کسی کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ذاتیات خودغرضی، خود پسندی۔ ذاتی انتفاع کے شیطانوں نے ہماری مصلحت اندیشی۔ ہمارا خلوص نیت۔ ہماری شجاعت ہماری رواداری۔ الغرض جو کچھ بھی ایک مسلمان کا سرمایہ حیات ہونا چاہیئے۔ ہم سے سب کچھ چھین لیا ہے ہڑپ کر لیا ہے۔ ہم جو بھی قدم اٹھاتے ہیں۔ وہ ذاتیات کی گندگی سے ہی تھڑا ہوا ہوتا ہے۔

ہم نے پاکستان کے دستور کی بنیاد اسلامی شریعت مان لی ہے۔ دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد پاس ہو چکی ہے۔ لیکن کیا ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے؟ کیا کاغذ پر صرف اسلام کا نام آ جانے کی وجہ سے ہم نے وہ سب کچھ پا لیا ہے۔ جو حقیقی اسلامی زندگی کا منتہائے مقصود ہے؟ کیا ہمارے انشاء پردازوں کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ وہ خود بھی اسلامی اصولوں پر زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے بلند پایہ مضامین کے ذریعہ اسلامی زندگی اختیار کرنے کی طرف لوگوں کو بھی توجہ دلائیں۔ معلوم نہیں ہم کب اس طرف متوجہ ہونگے ابھی تو "خلیق الزمان" کا بھوت ہمارے کندھوں پر الف لیلا کے پیرمرد کی طرح سوار ہے۔ خدا جانے یہ اپنے پاؤں کے شکنجے کب ڈھیلا کرے۔ کہ ہم اسے زمین پر دے ماریں۔ اور اپنی منزل کیطرف رخ کرنے کے لئے سوچیں۔

اگر ہم خود سرتاپا غیر اسلامی زندگی گزارنے پر رضامند ہیں۔ تو قرارداد مقاصد میں اسلامی شریعت کا نام آ جانا ہمارے لئے اور تمام دنیا کے لئے کس طرح مفید ہو سکتا ہے۔ اگر ہم ذاتیات ہی میں الجھے رہیں گے۔ تو پاکستان اپنے اس عظیم الشان کام سے جس کا ذکر خان لیاقت علی خان نے اپنی بے نظیر تقریریں کی ہے۔ کہ ہم دنیا کی راہ نمائی کریں گے۔ کس طرح عہدہ برآ ہو سکتا ہے: کیا یہ قرارداد مقاصد ہی دنیا میں گھوم گھوم کر ہمارا کام سرانجام دیتی پھرے گی۔ بے شک اس قرارداد کے پاس ہو جانے پر ہم نے شادیانے تو خوب بجائے ہیں۔ لیکن کیا ہم نے یہ بھی سوچا ہے یا سوچنے کی زحمت ہی گوارا کی ہے۔ کہ یہ قرارداد مقاصد ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد کرتی ہے۔ حالانکہ ہمارا تو فرض یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ قرارداد مقاصد کے پاس ہونے سے بھی کہیں بہت پہلے اپنی زندگیوں کا جائزہ لینا شروع کر دیتے۔ قرارداد مقاصد تو قرآن کریم کے سامنے کوئی ہستی نہیں رکھتی۔ لیکن کیا یہ حیرت نہیں۔ کہ جس سانس میں ہم اسلامی شریعت اسلامی شریعت کا نعرہ لگا رہے تھے۔ اسی سانس میں ہم ایک دوسرے پر پھنکار رہے تھے۔ ہمارا مقصد دوسروں کے مقصد سے کس طرح اعلےٰ ہے۔ جبکہ ہماری جدوجہد کا تمام دارومدار صرف اس بات پر ہے کہ وہ رُک کر ہٹ جائیں۔ اب ہماری باری آنی چاہیئے:

فلسطین میں یہود کا اجتماع اور آسمانی نوشتے!

کیا مسلمان اپنے اعمال کا جائزہ لیں گے؟

(از مکرم مولینا ابو العطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ)

اس دور کا تازہ ترین دردناک سانحہ یہ ہے کہ سرزمین فلسطین میں عرب یہودیوں کے مقابلہ میں پسپا ہو رہے ہیں اور یہودی سلطنت اسرائیل کے نام سے معرض وجود میں آگئی ہے۔ اس حادثہ پر مسلمان اقوام حیرت اور حسرت سے ملے جلے جذبات سے نگاہ ڈال رہی ہیں اور ہر زبان پر یہ سوال جاری ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ یہود ایسی مغضوب علیہم قوم برسراقتدار آ رہی ہے اور مسلمان جو "خیر امت" کے مصداق تھے اس زبوں حالی میں پڑے ہیں؟ یہود کو حکومت کیوں مل رہی ہے اور مسلمان کیوں محکوم بن رہے ہیں؟ وقت کے اس سب سے نازک مگر اہم سوال کے جواب میں جناب ایڈیٹر صاحب اخبار کوثر لکھتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے کبھی اور کہیں یہ نہیں فرمایا کہ مسلمان خواہ یہودیوں سے بھی زیادہ اعمال بد میں مبتلا ہو جائیں پھر بھی ان کو غالب رکھا جائے گا اور یہودیوں کو مغلوب۔ مسلمانوں کو سوچنا یہ نہیں چاہیئے کہ اسرائیل کی سلطنت کا خواب دیرینہ کیوں شرمندۂ تعبیر ہو رہا ہے بلکہ یہ سوچنا چاہیئے کہ مسلمان کیوں بدحال ہیں یہ سوال یہ نہیں ہے کہ یہودیوں کی کشتی کیوں تیر رہی ہے غور طلب یہ امر ہے کہ عربوں کا جہاز کیوں ڈوب رہا ہے۔ اگر مسلمان دوسروں کی حالت پر قوت فکر صرف کرنے کی بجائے اپنے احوال کا جائزہ لیں تو وہ جلد ہی کسی صحیح نتیجے پر پہنچیں گے اور اپنی اصلاح کر کے بدحالی و پسماندگی سے نجات پا جائیں گے باقی رہا اللہ کا ارشاد تو وہ آج بھی برحق ہے یہود اپنے بل بوتے پر نہیں۔ اپنی کسی خوبی، قوت اور صلاحیت پر نہیں بلکہ حبل من الناس یعنی امریکہ و برطانیہ کی دسیسہ کاری اور حمایت کی بنا پر چند روز کے لئے فلسطین کے ایک حصہ پر کچھ عرصہ کے لئے قابض ہو گئے ہیں۔ مگر حالات کے تیور کہہ رہے ہیں کہ ساری دنیا کے یہود کو ایک جگہ جمع کر کے اس قوم مغضوب پر اکٹھے ہی کوئی آفت آنیوالی ہے"

(اخبار کوثر ۹ مارچ ۱۹۴۹ء)

جناب ایڈیٹر صاحب کوثر نے بہت سی پتے کی باتیں لکھی ہیں۔ ان کا یہ اعتراف صداقت پر مبنی ہے کہ اگر مسلمان کہلانے والوں کی دینی و مذہبی حالت ابتر نہ ہوتی تو یہود نامسعود کو ان پر غلبہ حاصل نہ ہوتا۔ موجودہ حالات خواہ کتنے عارضی ہوں گے ان سے یہ امر بالبداہت ثابت ہے کہ مسلمان قوم اپنے اعمال کے لحاظ سے اس وقت خیر امت کی حقیقی مصداق نہیں مسلمان غیر مسلم اقوام کے روحانی طبیب بننے کی بجائے خود آسمانی طبیب کے محتاج ہیں۔ وہ دوسروں کی ڈوبنے والی کشتیوں کو بچانے کی بجائے اپنے جہاز کو غرقابی سے محفوظ کرنے کے لئے ایک ناخدا کے محتاج ہیں۔ مصلح کی ضرورت بالکل عیاں ہے۔ مدیر محترم کا یہ اعتراف واقعی مرض کی صحیح تشخیص ہے، مگر غالباً وہ خود بھی ابھی تک اس آسمانی نسخہ کے استعمال کے لئے تیار نہیں اور نہ ہی قوم کو اس کی طرف دعوت دینے پر رضامند ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آج سے دو ہزار برس یہود کی بدحالی و پسماندگی کے دور کرنے کے لئے تجویز فرمایا تھا۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام یہود کی روحانی اصلاح کے لئے برپا ہوئے مگر قوم مادیت کے سیلاب میں تنکے کی مانند بہی جا رہی تھی اس لئے ابتداء میں لوگ اس برگزیدہ کی آواز پر گوش انداز نہ ہوئے مگر آخر یہی ثابت ہؤا کہ قوم کی مرض کا صحیح علاج وہی تھا اسی طرح آج ہو رہا ہے۔ مسلمان قوم کی رگ و پے میں مرض سرائت کر چکا ہے مگر دانایان امت آسمانی مصلح کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کے لئے تیار نہیں۔ کیا یہ آثار کسی اچھے مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں؟ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ مسلمان ٹھنڈے دل سے اپنے اعمال کا جائزہ لیں؟

فاضل ایڈیٹر صاحب نے یہود کے اجتماع فلسطین کو حبل من الناس کا نتیجہ قرار دے کر "حالات کے تیور" سے استنباط کیا ہے کہ یہ اجتماع یہود کی مجموعی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ شاید حالات کے تیور بھی یہ کہہ رہے ہوں گے۔ مگر فاضل مدیر صاحب کو قرآن مجید پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ اور اس بارے میں قرآنی پیشگوئی کا بھی ذکر کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے:۔

وقلنا من بعدہ لبنی اسرائیل اسکنوا الارض فاذا جاء وعد الآخرۃ جئنا بکم لفیفا۔ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وما ارسلناک الا مبشرا ونذیرا۔

(بنی اسرائیل رکوع ۱۲)

کہ ہم نے اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ زمین میں مختلف جگہ آباد رہو۔ جب آخری زمانہ کا وعدہ آئیگا۔ تو ہم تم کو اکٹھا کریں گے۔ ہم نے قرآن مجید کو یا اس کی اس پیشگوئی کو حق کے ساتھ اتارا ہے اور یہ حق کے ساتھ نازل ہؤا ہے۔ اے پیغمبر ہم نے تجھ کو بشارت دہندہ اور انذار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیات اس پیشگوئی پر بھی مشتمل ہیں کہ آخری زمانہ میں جب مسلمانوں کی حالت بدتر ہو جانے والی تھی اور جب مسیح موعود کا ظہور ہونے والا تھا یہ بھی مقدر تھا کہ یہود کا ایک بیشتر حصہ سرزمین فلسطین میں اکٹھا ہوگا اور اس وقت پھر ایک مرتبہ یہ ثابت ہوگا کہ واقعی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبشر اور منذر تھے۔ یعنی اس زمانہ میں یہود پر صحیح رنگ میں اتمام حجت ہوگا۔ اور ماننے والے آسمانی بشارتوں کے وارث ہوں گے اور انکار و تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک و برباد ہوں گے۔

اس پیشگوئی میں آخری زمانہ کے موعود کی بھی خبر ہے اور اس زمانہ کے سچے اور کھرے مسلمانوں کی ذمہ واری ہے کہ یہود فلسطین تک اسلام کا پیغام حقیقی رنگ میں پہنچائیں تا اگر وہ قبول کریں تو اسلام کی آغوش میں آ جائیں اور اگر رد کریں تو پیشگوئی کا انذاری حصہ پورا ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ اہم فریضہ بھی وہ لوگ ہی ادا کر سکتے ہیں جو خود سچے مسلمان ہوں۔ جن کے اعمال صالحہ ہوں۔ جن کے عقائد صحیحہ ہوں۔ محترم مدیر کے اعتراف کے مطابق موجودہ مسلمانوں میں یہ صفات موجود نہیں اس سے بھی ثابت ہے کہ یہ سارا کام آسمانی فرستادہ کے ذریعہ ہی ہونے والا ہے۔ وہ قوم کی بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح کرے گا اور ان کے قلوب کو پھر نور ایمان سے منور کرے گا۔ اور وہی فلسطین کے علاقہ میں جمع ہونے والے یہود پر اتمام حجت کریگا۔ اس کے بعد وہ حیرت انگیز آسمانی و زمینی نشانات ظاہر ہوں گے جن کا ذکر خدا کی پاک کتاب قرآن مجید اور خدا کے پاک رسول سید المرسلین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں پایا جاتا ہے۔

پس اگر چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو سانحۂ فلسطین بے شک رنجدہ ہے مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک واضح دلیل ہونے کے علاوہ اسلام کے شاندار مستقبل کی بھی غمازی کر رہا ہے جس خدا نے صدہا برس قبل مسلمانوں کے اس تنزل و انحطاط کی خبر دی تھی اسی نے آخری دور میں ان کی ترقی اور اقبال کی بھی بشارت دی ہے۔ اے کاش کہ مسلمان اس حقیقت کو سمجھیں!

جماعت کے جملہ تاجر وصناع احباب کیلئے خوشخبری

احباب کو معلوم ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء عالی کے مطابق ایک ایوان تجارت وصنعت کی تشکیل کی جا رہی تھی۔ چنانچہ اب خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ ایوان "دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری" کے نام سے گورنمنٹ آف پاکستان کے پاس رجسٹرڈ ہو گیا ہے۔

اس ایوان کا مقصد یہ ہے جملہ تاجر وصناع مل کر اپنا ایک مستقل ادارہ قائم کریں جو حکومت پاکستان کو تسلیم شدہ ہو۔ تا حکومت سے اپنے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لئے کوشش کی جا سکے۔ اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی تجارتی اور صنعتی معلومات۔ اکٹھا کر کے جملہ ممبران کو بہم پہنچائی جائیں۔ دوسرے تجارتی ایوانوں اور صنعتی اداروں سے چیمبر ہذا کا تعلق قائم کر کے اپنی تجارت وصنعت کو فروغ دیا جائے دنیا کے مختلف مقامات پر تجارتی تحقیقاتی ادارے سکول اور لائبریریاں قائم کی جائیں۔ اور باہمی تعاون اور ہم آہنگی سے اپنی تجارت وصنعت کی حفاظت۔ ترقی اور بہبودی کی کوشش کی جائے۔

لہذا جملہ تاجر وصناع اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ جلد اس اہم اور مفید قومی ایوان سے اپنی فرم یا کمپنی کا تعلق قائم کریں اور اس کی اطلاع فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

جنرل سیکرٹری دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری۔ پہلی منزل زریں بلڈنگ (سابقہ جانکی داس بلڈنگ) دی مال۔ لاہور

فسادات میں غیر مسلموں کی مدد کرنے والے اصحاب

گذشتہ فسادات کے دنوں میں کئی مسلمانوں نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر بھی کئی غیر مسلموں کی جانیں بچائیں اور ان کو محفوظ مقام پر پہنچایا ہے۔ ایسے احباب واقعات کو تفصیل کے ساتھ لکھ کر ہمیں بھیجیں۔ کہ کس طرح انہوں نے غیر مسلموں کی حفاظت کی۔ نام۔ مقام اور اگر ہو سکے تو اس شخص یا اشخاص کے ناموں سے بھی مطلع فرمائیں جن کی انہوں نے حفاظت کی۔ اس سلسلہ میں اگر کسی غیر مسلم دوست کا کوئی خط آیا ہو تو وہ بھی ہمیں ارسال فرمائیں۔ ناظر دعوت وتبلیغ ربوہ معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ

اعلان برائے انسپکٹران بیت المال

بذریعہ اعلان ہذا تمام انسپکٹران بیت المال کو اطلاع کی جاتی ہے کہ ان کو جلسہ سالانہ پر ربوہ آنے کی اجازت ہے۔ نظارت بیت المال از ربوہ

انتخاب صدر

اجلاس انتخاب صدر کی کارروائی میں صرف مجالس کے نمائندگان شامل ہو سکیں گے۔ مجالس خدام الاحمدیہ اپنے نمائندگان کی اطلاع یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے قبل دفتر خدام الاحمدیہ ۲۱ میکلوڈ روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ لاہور

محترم ہر عبدالشکور کنزے صاحب کی ربوہ میں آمد

برادرِ محترم ہر عبدالشکور کنزے صاحب نو مسلم جرمن (جو خدا تعالے کے فضل سے اب واقفِ زندگی ہیں) ۱۴ مارچ ۱۹۴۹ء کو بعد دوپہر ربوہ تشریف لائے۔ اہالیان ربوہ بصد اشتیاق ان کو دیکھنے کے لئے آنے لگے۔ ہمارے نو مسلم بھائی ہر شخص کے ساتھ کھڑے ہو کر مصافحہ کرتے۔ ان کے چہرہ پر مسرت کے آثار تھے۔ اور خندہ پیشانی سے ہر کسی سے بات کرتے۔ ۱۵ مارچ کو صبح دس بجے انہیں تحریک جدید کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی۔ اور اس کے بعد مسجد کے خیمہ میں سب دوست جمع ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے واقفین تحریک جدید کی طرف سے محترم کنزے صاحب کی خدمت میں انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔

محترم کنزے صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہاں جو محبت کا سلوک مجھ سے کیا گیا ہے اس کا میں تہ دل سے مشکور ہوں۔ میں بطور ایک قیدی کے تھا کہ مجھے احمدی مشن کے ذریعہ حقیقی اسلام اور صداقت کا علم ہوا۔ میں نے اسلام کو اسلئے قبول کیا۔ کہ آج دنیا میں ہر قسم کی مشکلات کا حل اسلام میں ہے۔ اب میں آزاد ہو کر آیا ہوں۔ یہاں سے دنیوی سامان لینے کے نہیں۔ بلکہ اسلام کی تعلیم حاصل کر کے ایمان کا ہتھیار لے کر جاؤں گا۔ اور یورپ میں یا جہاں مجھے حکم ہوگا اسلام کی تبلیغ کرونگا

محترم مولوی تاج الدین صاحب فاضل قاضی سلسلہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج سے پچاس سال پہلے سید نا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام میں اپنی ایک رویا کا ذکر کیا ہے۔ جس میں حضور نے لکھا ہے۔ کہ آپ نے دیکھا کہ میں لنڈن میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور میں نے کچھ سفید رنگ کے پرندے پکڑے ہیں۔ اس رویا کی تشریح کر کے مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ سفید پرندوں سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام کے ماننے والی سفید رنگ کی قوم ہے۔ اور آپ اسی قوم سے آئے ہیں۔ اس لئے آپ خوش قسمت ہیں کہ ان پرندوں میں سے ایک پرندہ ہیں اور حضرت مسیح موعود کی اس رویا کے پورا کرنے والے ہیں۔ محترم اختر صاحب نے اپنے انگریزی ایڈریس اور کنزے صاحب کے جواب کا ترجمہ اردو میں سنایا اور مولوی تاج الدین صاحب موصوف کی بیان کردہ رویا اور اس کی تشریح انگریزی میں ترجمہ کر کے کنزے صاحب کو سنائی۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جامعہ احمدیہ احمد نگر میں آپ کی تشریف آوری

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء کو ہمارے جرمن نو مسلم احمدی بھائی ہر عبدالشکور کنزے صاحب جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ طلبہ و اساتذہ ان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ ایڈریس کے جواب میں ہر عبدالشکور کنزے صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انگریزی میں تقریر فرمائی۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم اے نے احباب کو سنایا۔ مسٹر کنزے نے کہا مجھے افسوس ہے کہ انگریزی زبان میں بھی اپنے خیالات کے اظہار میں دقت محسوس کرتا ہوں تاہم میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالے مجھے صحیح طور پر احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور وہ تمام جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ و متعدد احمدی و غیر احمدی احباب کی طرف سے نہایت گرمجوشی سے آپ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا گیا۔

بعد نماز عصر آپ کے اعزاز میں طلبہ جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کی طرف سے دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں علاوہ مقامی احمدی و غیر احمدی معزز احباب کے ربوہ سے بھی بعض احباب شریک ہوئے۔ چائے کے بعد حافظ شفیق احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور فصیح الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے جامعہ و مدرسہ کی طرف سے مسٹر کنزے کی خدمت میں انگریزی زبان میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں انہیں اسلام اور احمدیت کے قبول کرنے پر مبارکباد عرض کرتے ہوئے فرقان جو میرے احمدی ہونے اور اپنے آپ کو وقف کرنے کے بعد مجھ پر عائد ہوتے ہیں۔ ان سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہو سکوں۔ آپ نے کہا کہ میں اسی غرض کے لئے آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ کہ احمدیت اور اسلام کی صحیح تعلیم کو سیکھ کر تمام یورپ کو ضیائے اسلام سے روشن کر سکوں۔ اس کے بعد چوہدری عبدالسلام صاحب اختر نے تقریر فرمائی۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

اگلے دن صبح مسٹر عبدالشکور کنزے دوبارہ جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ تمام کلاسز میں جا کر طلبہ و اساتذہ سے ملاقات کرنے کے بعد چنیوٹ تشریف لے گئے۔ جاتے ہوئے فرمانے لگے۔ میں یہاں اپنی روحانی ص[تشفی] Satisfaction کے لئے آیا تھا۔ سو خدا کے فضل سے وہ مجھے حاصل ہو گئی۔ خدا تعالے سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس نئے احمدی بھائی کو اپنے اخلاص میں اور بھی ترقی دے۔

خاکسار محمد شفیع اشرف سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمد نگر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں کے قبول ہونے میں تاخیر اور توقف کی وجہ

"یہ مسلمانوں کی بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ ان کا خدا دعاؤں کا سننے والا ہے۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے۔ مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے۔ اس کا سر کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اول تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے اسی طرح پر اللہ تعالے کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحت الٰہی ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلےٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قدر اس کو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے۔ کہ اگر یہ نہ ہو۔ تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اسی لئے فرمایا ہے"۔

(الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء)

لائف آف احمد کے متعلق
چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی رائے

"مذہبی دنیا میں انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے اوائل کی نہایت ہی ممتاز اور زبردست شخصیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی تھی آپ نے زمانہ حال کے اس نہایت زبردست روحانی انقلاب کی بنیاد ڈالی جس کے اثر اور نتائج کا صحیح اندازہ لگانا ابھی قبل از وقت ہے۔ جوں جوں وقت گذر رہا ہے ان لوگوں کی تعداد بڑھتی چلی جائیگی جو دنیا کے مختلف حصوں میں آپ کی زندگی اور اخلاق کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کے مشتاق ہوں گے۔ درد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی حیات طیبہ کے سوانح کو انگریزی زبان میں ایسے آسان رنگ میں ترتیب دے کر پیش کیا ہے۔ کہ جس سے موجودہ اور آئندہ نسلیں ہمیشہ ان کی زیر احسان رہیں گی۔ اس کتاب کی پہلی جلد شائع ہو گئی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ دوسرا حصہ بھی جلد نکل آوے گا۔

درد صاحب نے اپنا نصب العین بہت سادہ رکھا ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح کی تاریخ وار ترتیب۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس کے لئے انہیں لمبی محنت شاقہ سے کام کرنا پڑا ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ یہ محنت عاشقانہ رنگ کی ہے۔

بعد میں آنے والے مصنفین اور طلبہ نہایت احسان مندی سے اس مواد سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو درد صاحب نے اس کتاب میں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمام لوگ جو اس وقت زمانہ کے سب سے بڑے روحانی رہنما کے سوانح حیات کے مطالعہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ درد صاحب کی اس سعی بلند شان کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

وفات

احمد خان صاحب ولد ابراہیم خانصاحب مورخہ ۱۸/۳/۴۹ کو جہلم ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے لئے نماز جنازہ غائبانہ اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ شرق پور ضلع شیخوپورہ)

مرزا غلام نبی صاحب مرحوم

(از مرزا مقصود احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی پشاور)

میرے تایا جان مکرم مرزا غلام نبی صاحب مورخہ ۴ر جنوری ۱۹۴۹ء اپنے گاؤں موضع پنڈی لالہ ضلع گجرات میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اپنی نیکی اور اخلاق فاضلہ کی بدولت مرحوم نے سب کے دلوں میں محبت کا ایک شدید جذبہ موجزن کیا ہوا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحابی اور موصی تھے۔ نیز صاحب رویاء و الہام بزرگ تھے۔ زندگی کا اکثر حصہ اپنے گاؤں میں ہی گذارا۔ بیشتر وقت تبلیغ میں صرف کرتے۔ گھر میں قرآن شریف کی ایک باقاعدہ درسگاہ بنائی ہوئی تھی۔ جہاں روزانہ قریباً دس بارہ افراد آپ سے قرآن کریم پڑھتے اور اس طرح انہیں بہت سے افراد کو تبلیغ کرنے کا موقع بھی ملتا رہتا تھا۔ آپ کو علم طب میں بھی کافی دسترس تھی۔ اور گاؤں کے مریضوں کا علاج مفت کرتے تھے۔

ان کی ساری زندگی ہی پاکیزگی اور تقویٰ کا ایک نمونہ تھی۔

اپنے اعزاء و اقارب کو آپ اکثر دعا کرنے کی نصیحت کرتے اور قبولیت دعا پر موثر پیرایہ میں روشنی ڈالتے۔ اور اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے۔ کہ لوگوں کو جس رنگ میں دعا کرنی چاہیئے۔ ویسے دعا کی نہیں جاتی۔ اور اس معاملے میں سخت غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔

اپنی وفات سے چند روز پیشتر آپ نے اپنے بعض عزیزوں کو خطوط لکھے۔ ان خطوط میں ایک خاص رنگ پایا جاتا ہے۔ اور دور افتادہ عزیزوں سے ملاقات کرنے کی تڑپ کا اظہار ہوتا ہے

مرحوم وفات سے چند روز پیشتر اپنی تمام ذمہ داریوں اور فرائض سے سبکدوش ہو گئے آخری دم تک صحت اچھی رہی ہے۔ وفات سے چند روز پیشتر ایک نیا کفن تیار کروا لیا۔ اسی طرح گھر میں روئی کی کچھ ضرورت پیش آئی۔ تو ضرورت سے کافی زائد روئی لے آئے۔ جب پوچھا گیا۔ کہ اتنی روئی کی کیا ضرورت تھی۔ تو جواب دیا یہ بھی کام آجائے گی۔ چنانچہ ان کے تابوت میں رکھنے کے لئے کچھ روئی کی ضرورت پیش آئی۔ تو وہی بچی ہوئی روئی اس ضرورت کے لئے پوری ہو گئی۔

آپ کی وفات سے پہلے خاندان میں کئی افراد کو ایسی خوابیں آئیں۔ جن میں ان کی وفات کی طرف اشارہ پایا جاتا تھا۔

جس روز آپ فوت ہوئے اس روز آپ دوسرے گاؤں میں اپنی زمینیں دیکھنے کے لئے چلے گئے۔ اس سے پہلے آپ جب بھی دوسرے گاؤں جاتے۔ تو آپ کے ہمراہ کوئی نہ کوئی آدمی ہوتا تھا۔ لیکن اس دن آپ اکیلے ہی چل پڑے وہیں ایک احمدی نوجوان عزیز کو تلاوت قرآن کریم اور پابندئ نماز کے بارے میں نصیحت کرتے رہے اور اس کے بعد اپنے گاؤں کو روانہ ہوئے۔ راستے میں اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے ایک طرف بیٹھ گئے۔ اور پھر خود ہی سجدہ کی حالت میں جا گرے اور آناً فاناً اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اور اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

کیا مسیح موعود پر ایمان لانا اسلام کے منافی ہے؟

(ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب از حیدر آباد سندھ)

الفضل کے ایک پرچے میں کسی دوست کے اعتراضات کے جواب میں ایک مقالہ پڑھا۔ اس مقالہ کے مطالعہ سے مجھے یہ تحریک ہوئی۔ کہ میں بھی فاضل معترض سے کچھ عرض کروں۔

ان کا اعتراض یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام مان کر اسلام سے خارج ہو گئی ہے۔ کیونکہ مہدی کے آنے سے ایک نئے مذہب کی بنا پڑ جاتی ہے۔ اور جو کوئی آنحضرت صلعم کے بعد مسیح یا مہدی کو مانے گا اس کے متعلق سمجھا جائے گا۔ گویا وہ ایک نئے مذہب میں داخل ہو گیا۔ اور اسلام سے نکل گیا۔ میں فاضل معترض سے اس عقدہ کا حل چاہتا ہوں۔ کہ اگر ان کی زندگی میں ان کے مزعومہ مسیح موعود اور مہدی تشریف لے آئیں تو کیا وہ ان پر ایمان لائیں گے یا نہیں؟ اگر آپ ایمان لائے تو اپنے مسلمات کی بناء پر اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو گئے۔ اگر ایمان نہ لائیں۔ تو شرع محمدیہ کی رو سے مامور من اللہ کا انکار کر کے پھر بھی کافر ہو گئے۔ اگر سرے سے ان آیات اور احادیث کا ہی انکار کر دیں جن میں مامورین من اللہ کے آنے کا ذکر ہے تو آیات احادیث کا انکار کرنے والا بھی کافر ہوتا ہے۔ تو آپ خود اس عقدہ کا حل خود ہی پیش کریں۔ کہ پیشگوئیوں کے مصداق مامور من اللہ کے آجانے پر ایمان کس طرح قائم رہ سکتا ہے؟ اگر اسلام سے ہی نکل جائیں تو بھی کافر (آیات حدیث کا انکار بھی اسلام سے نکال دیتا ہے) ہمارے فاضل دوست ہی بتائیں کہ راستہ کونسا اختیار کیا جائے۔ تاکہ یہ عقدہ حل ہو۔

ایک سوال

اگر آنحضرت کے بعد کسی مذہبی مصلح پر ایمان لانے سے ان کے مسلمات کی بناء پر انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ تو وہ بتائیں آنحضرت کے بعد وہ چاروں خلفاء مجددین۔ آئمہ اور اولیاء اللہ کے متعلق اپنا عقیدہ کیا رکھتے ہیں؟ اگر ان کے منکر ہیں۔ تو صاف الفاظ میں اقرار فرمائیں۔ اگر وہ ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو بعد آنحضرت صلعم مصلحین دین پر ایمان لانے سے ایک نئے مذہب کی بنا پڑ گئی۔ اور اسلام سے خارج ہو گئے۔ اب بتائیں کہ وہ مومن ہیں یا کافر ہیں؟

شخصیت کا اختلاف

میرے فاضل دوست اگر غور کریں گے تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ ہمارا ان کا شخصیت کا اختلاف ہے اصول کا اختلاف نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مسیح و مہدی کہلانے والی ہستی جو شخصیت آئے گی۔ اور ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ ظاہر ہو چکی۔ پس جیسا کہ وہ اپنی مزعومہ شخصیت پر ایمان لانے سے نئے مذہب میں داخل نہ ہوں گے۔ اسلام سے خارج نہ ہوں گے۔ بلکہ اسلام کے اندر ہی رہیں گے بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام کے اندر رہیں گے ہی اس صورت میں کہ ان پر ایمان لائیں گے۔ ورنہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔ تو جماعت احمدیہ کے متعلق شور مچانا کہ وہ مہدی مسیح کو مان کر اسلام سے خارج ہو گئی ہے جائز نہیں اگر کہا جائے کہ معترض صاحب اتنی سی موٹی بات بھی نہیں سمجھتے۔ تو یہ آپ کے علم و فضل کی توہین ہے۔ کہ قوم کی اصلاح کے لئے ایک شخص قلم اٹھانے والا اتنی بین بات کو نہ سمجھتا ہو۔ اگر کہا جائے جانتے بوجھتے اور اس مسئلہ کی حقیقت کو خوب سمجھتے ہیں۔ تو لوگوں کو مغالطہ دینا یہ آپ ایسے مذہبی مصلح کی شان سے بعید ہے۔ کہ جانتے بوجھتے ہوئے بددیانتی اور فریب سے کام لے اس عقدہ کی حقیقت بھی آپ اپنی قلم سے واضح فرما دیں۔

مسلمانان عالم کے متعلق فتویٰ کیا ہے؟

لگتے ہاتھوں فاضل دوست یہ بھی فتویٰ صادر فرما دیں۔ کہ جن لوگوں نے آنحضرت صلعم کے بعد خلفاء مجددین۔ آئمہ اور اولیاء کی بیعت کی یہ جانتے ہوئے بیعت کی کہ وہ اسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق احیائے دین کے لئے آئے ہیں۔ ان کے متعلق آپ

درخواستہائے دُعا

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ تقریباً سات ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے خاص طور پر درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد السلام راشدی۔ ہندوستان بنک بلڈنگ شہر سیالکوٹ)

۲۔ والد صاحب محترم نے خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا عبد الوہاب کی علالت اور اپنی کمزوری کی خبر دی ہے۔ لہذا بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس ناچیز درویش کی طرف سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار اور جملہ درویشان قادیان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ بلکہ ان کے لواحقین کے لئے بھی دعا فرمائیے۔

(مرزا ظہیر الدین منور احمد درویش ۹۲ قادیان دار الامان)

۳۔ خاکسار کے چچا فضل الٰہی صاحب عرصہ دراز سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:۔ (محمد اشرف واقف زندگی)

۴۔ میرا فرزند بعارضہ پیٹ درد بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں:۔

(عطاء اللہ احمدی بی۔ اے چک ۱۲۴ جنوبی ڈاکخانہ منڈی لوالی تحصیل و ضلع سرگودھا)

منظوم پنجابی تبلیغی لٹریچر خرید کر فائدہ اٹھائیں!

گذشتہ انقلاب کے دوران میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جہاں دوسرے کئی قسم کے نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ وہاں پر ایک سخت نقصان سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت کو بھی پہنچا ہے۔ اور اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ ہمارا سارا تبلیغی لٹریچر قادیان میں رہ گیا۔ اور اب تک اس کے پاکستان میں منتقل کرنے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔

سلسلہ احمدیہ کے تاجران کتب علاوہ اردو لٹریچر کے پنجاب کے دیہات و قصبات بلکہ شہروں میں تبلیغ کی خاطر پنجابی لٹریچر بھی شائع کرتے رہتے تھے۔ اور پنجاب کے علاقے میں اس قسم کا لٹریچر بہت مفید نتائج پیدا کرتا تھا۔ اس پنجابی لٹریچر میں سے تین منظوم پنجابی کتابیں حکیم محمد عبد اللطیف شاہد تاجر کتب گوالمنڈی میں بازار ع۱۳ لاہور نے مہیا کی ہیں۔ ان میں سے پہلی اور دوسری کتاب یعنی امام المتقین و نجات المسلمین کو خود صیغہ نشر و اشاعت بھی ایک بار شائع کر چکا ہے۔ اور دیہات کے رہنے والے دوستوں نے اس کو بہت پسند کیا تھا۔ اور ان دونوں سے خوب تبلیغی فوائد اٹھائے تھے۔ اب ان کا نیا ایڈیشن چھپ چکا ہے۔ جو سفید ڈمی کاغذ لگایا گیا ہے۔ حجم بھی پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ امام المتقین کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے حجم قریباً دوسو صفحات اور سائز ۲۶ × ۲۰ ہے۔ نجات المسلمین کا حجم چوراسی صفحات اور قیمت بارہ آنہ ہے۔

ان کے علاوہ تیسری کتاب چمکار احمدی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش سے وصال تک سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ حجم ۸۸ صفحے قیمت آٹھ آنہ علاوہ پبلشر کے تینوں کتابیں دیہاتی مبلغین سے بھی قیمتاً دستیاب ہو سکتی ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ریاست بہاولپور کے لئے سرحدی پولیس

بغداد الجدید ۲۲ مارچ - ہندوستان سے ملحقہ اپنی ۳۰۰ میل طویل سرحد کے لئے بہاولپور کی حکومت ایک بڑی پولیس فورس تیار کر رہی ہے - زیادہ تر علاقہ ریگستان ہے - اور اس پولیس فورس کے لئے جو لوگ بھرتی کئے جائیں گے انہیں اپنے ذمہ دشوار کام کی سرانجام دہی کے لئے سخت تربیت حاصل کرنی پڑے گی -

ان کے فرائض میں بنجر علاقہ میں گشت کرنا شامل ہوگا - جہاں سرحدی علاقہ کی وضاحت نہیں ہوئی ہے صحرا اور جہاں اونٹوں پر سفر کرنا لازمی ہے - اس پولیس کو خوفناک لوئیں جبکہ درجہ حرارت ۱۲۰ تک پہنچ جاتا ہے اور جہاں سایہ کے لئے کوئی درخت نہیں دشوار ترین حالات میں وہاں کیمپ ڈالنا پڑے گا اور گشت کرنا ہوگا -

پولیس کے کچھ سپاہیوں کو تربیت دی جا چکی ہے اور انہیں بعض اہم مقامات پر تعینات کر دیا گیا ہے - حکومت کو امید ہے کہ وہ جلد ہی سرحد کے تمام اہم مقامات پر پولیس مقرر کرنے کے نظام کو جاری کر سکے گی -

ان انتظامات کے عمدہ نتائج برآمد ہونے شروع ہو گئے ہیں - غلہ اور اسلحہ کی ناجائز طور پر ہندوستان روانگی بہت حد تک رک گئی ہے - سرحدی دیہات میں لوگوں کی ہمتیں بڑھی ہوئی ہیں - گذشتہ سال کچھ دیہات خالی کر دیئے گئے تھے - اب ان میں زندگی کی علامات پھر ظاہر ہو رہی ہیں - سرحدی پولیس کے لئے شتر سوار بھی بھرتی کئے جا رہے ہیں یہ لوگ ان علاقوں میں گشت کریں گے جہاں اونٹ ہی آمد و رفت کا ذریعہ ہے (اسٹار)

حکومت پاکستان کا افغان حکومت سے پُرزور احتجاج

کراچی - ۲۲ مارچ حکومت پاکستان کی طرف سے کابل ریڈیو کی پانچ اور چھ مارچ کے نشریات کی پرزور تردید کی گئی ہے - کابل ریڈیو نے اپنی ان نشریات میں پاکستان پر یہ الزام لگایا تھا کہ رائل پاکستان کے طیاروں نے وزیرستان پر اندھا دھند بمباری کی ہے سرکاری اعلان میں واضح کیا گیا ہے کہ کابل ریڈیو کے اس پروپیگنڈا کی بنیاد یہ ہے کہ تھل پل کے پاس پانچ سو کیلیوں کا ایک لشکر جمع ہو گیا تھا - اس لشکر کا مقصد پل کو تباہ کر کے میران شاہ اور بنوں کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل کو مسدود کرنا تھا پولیٹیکل افسروں نے اس لشکر کو پرامن طور پر منتشر کرنے کی پوری پوری کوشش کی لیکن لشکر منتشر نہ ہوا - آخر کار ان کو منتشر کرنے کے لئے ہوائی مدد طلب کی گئی - جب پاکستان کے طیارے پل پر پہنچے تو لشکر والوں نے مشین گنوں اور دیگر اسلحہ سے مسلح تھے ان پر سخت آتشبازی کی - جس کے جواب میں ان پر بمباری کی گئی اور لشکر منتشر ہو گیا بم صرف اس لشکر کو منتشر کرنے کے لئے پھینکے گئے تھے اس کے سوائے پاکستان کے طیاروں نے کسی گاؤں یا آبادی پر کوئی بمباری نہیں کی اور نہ ہی ان کی بمباری سے کوئی عورت یا بچہ ہلاک ہوا -

کابل ریڈیو اور اخبارات نے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی جو مہم شروع کر رکھی ہے - معلوم ہوا ہے کہ اس پر حکومت پاکستان نے افغانستان کی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے - اس ضمن میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے افغانستان کو جو احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے - اس میں صاف طور پر واضح کر دیا گیا ہے کہ ڈیورنڈ لائن کے اس پار کے علاقوں پر افغانستان کا کوئی حق اور تعلق نہیں -

مشرقی پنجاب کے گورنر اور دو وزیروں کو قتل کرنے کی سازش

شملہ ۱۸ مارچ - میونسپل کالج سٹاف میں ایک دعوت کے موقعہ پر مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے شملہ میں مال روڈ پر گورنر مشرقی پنجاب چندولال ترویدی اور مشرقی پنجاب کے دو وزیروں کو قتل کرنے کی سازش کا انکشاف اپنی تقریر میں کرتے ہوئے کہ قاتلوں کی سکیم کے مطابق شملہ روڈ پر گورنر مشرقی پنجاب اور دو وزیروں کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی کمیونسٹوں نے مال روڈ کے مختلف حصوں پر اپنے آدمی متعین کر دیئے اور ہر آدمی کے ذمے ڈیوٹی لگا دی کہ کب اور کیسے کیا کچھ کرنا ہے - وقت پر اس سازش کا پتہ چل گیا اور سکیم دھری کی دھری رہ گئی - شملہ پولیس اس سلسلے میں تحقیق کر رہی ہے -

پاکستانی کی سرحدی چوکی پر ایرانی فوجوں نے قبضہ کر لیا

کراچی ۲۳ مارچ :- پاکستان اور ایران کی سرحد پر پاکستان کی بیرونی سرحدی چوکی پر ایرانی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے - کہا جاتا ہے کہ یہ کسی غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے - پاکستان اور ایران کی چوکیاں بالکل قریب قریب ہیں - ایک چوکی قلعہ سعید پاکستان کی چوکی ہے - اور دوسری ایران کی - حال ہی میں چوکی کے فوجی عملہ میں رد و بدل میں ایرانیوں نے پاکستانیوں کی چوکی پر بھی قبضہ کر لیا

کراچی کے ایرانی حلقوں میں اس واقعہ کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جا رہی - اور یہ گمان کیا جا رہا ہے کہ یہ قضیہ بہت جلد سلجھ جائے گا اور جو غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے - وہ دور ہو جائے گی - اس ضمن میں کہا جا رہا ہے کہ چونکہ پاکستان اور ایران کے درمیان تعلقات بہت ہی اچھے ہیں اسلئے اس قضیہ کو حل کرنے کیلئے کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی -

بہاولپور کے وزیر اعظم کا دورہ

بہاولپور ۲۳ مارچ - ریاست بہاولپور کے وزیر اعظم کرنل اے جی ڈرنگ سی آئی ای کے ضلع رحیم یار خاں کے دورہ کے دوران میں وہاں کے شہریوں اور زمینداروں نے انہیں ایک سپاسنامہ پیش کیا - اس سپاسنامہ میں انہوں نے فرمانروا کے حالیہ جشن سیمین کے دربار میں امیر بہاولپور کی جانب سے اصلاحات کے اعلان کا شکریہ ادا کیا اور تمام حاضرین کی جانب سے یہ وعدہ کیا گیا کہ نئے آئین کو کامیاب بنانے کی انتہائی کوشش کی جائے گی - اسلحہ کے لائسنسوں اور روئی کی برآمد کے پرمٹوں کے قوانین میں نرمی ہونے کی وجہ سے بھی وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا گیا - پاکستان کے کمی والے علاقوں میں برآمد کرنے کے لئے غلہ حاصل کرنے کی حکومت کی جدوجہد میں زمینداروں نے وزیر اعظم کو پورے طور پر تعاون کرنے کا یقین دلایا - حکومت کو اپنے کانگرسی عنصر سے بھی خبردار کیا گیا جو اب بھی پاکستان اور ریاست بہاولپور کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈا میں مصروف ہے -

کرنل ڈرنگ نے رحیم یار خاں کے باشندوں کا شکریہ ادا کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ پاکستان کی خدمت میں پوری تندہی سے لگ جائیں اور غلط پروپیگنڈا سے گمراہ نہ ہوں انہوں نے ان سے زیادہ سے زیادہ غلہ حکومت کے سپرد کر کے پاکستان کی مدد کرنے کی اپیل کی - (اسٹار)

اعلان نکاح

مورخہ ۴ فروری ۱۹۴۹ء بروز جمعہ بعد نماز عصر قاضی محمد اسلم صاحب نے گلزار بیگم صاحبہ بنت محمد ابراہیم صاحب فیروزپوری کا نکاح ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب جالندھری سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھایا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے باعث برکت بنائے آمین
مستری عبدالغنی برادر ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب ریلوے روڈ [illegible]

کیا روسی باشندے امن کے خواہاں ہیں؟

روس میں بہت سی تبدیلیاں ہوگئی ہیں

نیو یارک ۲۳ مارچ - اخبار نیو یارک ٹائمز کا نامہ نگار ۱۹۴۶ء کے بعد پہلی بار روس واپس گیا ہے۔ وہ ماسکو سے ایک پیغام میں رقمطراز ہے کہ روس میں بہت سی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوگئی ہیں۔ یہ نمایاں تبدیلیاں جسمانی اور نفسیاتی طور پر واقع ہوئی ہیں۔ یہ تبدیلیاں سب سے زیادہ ماسکو میں نمایاں ہیں اور کریملن سے لیکر اخبارات تک میں پائی جاتی ہیں۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ روس نے جنگ کے بعد جو قابل ذکر ترقیاں کی ہیں ان میں ان شہروں اور دیہی علاقہ کی تعمیر شامل ہے جو جرمن حملہ آوروں کی وجہ سے تباہ ہوگئے تھے۔ نفسیاتی طور پر روس کی "جنگ جیتو" کی مہم کی جگہ ایک اور ایسی ہی مہم نے لے لی ہے۔ یہ جدوجہد ایک نئی جنگ کے خلاف ہے جس کا خطرہ روسیوں کے بیان کے مطابق امریکہ اور مغرب نے پیدا کیا ہے۔

فن لینڈ کی سرحد کو عبور کرنے کے بعد نامہ نگار نے سب سے پہلے جو الفاظ سنے وہ ایک زنانہ کسٹم انسپکٹر نے کہے تھے وہ لینن گراڈ کی باشندہ تھی اور اس نے ۴۲-۱۹۴۱ء کے محاصرہ کی ہولناک دشواریوں کو برداشت کیا تھا اور اس نے اپنی گیارہ سالہ لڑکی کے سرخ بالوں کو خوف، سردی، بھوک و بیماری کے حالات میں سفید ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے خیال میں جدید دور میں کسی دوسرے ملک کے کسی شہر کے باشندوں نے اتنی تکالیف برداشت نہیں کی ہوں گی۔ اس عورت نے کہا کہ ہم لینن گراڈ کے باشندے امن کے خواہاں ہیں۔ ہم نے جنگ کا ذائقہ چکھا ہے ہم جنگ نہیں چاہتے۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ اس کسٹم انسپکٹر نے ان مختصر الفاظ میں روس کے ۲۰ کروڑ باشندوں کے احساسات کو بیان کر دیا ہو۔ روسی عوام امن کے خواہاں ہیں۔ اس وقت تمام روسی زندگی پر یہی رنگ غالب ہے۔ (استار)

ناکتخدا لڑکیوں پر ٹیکس

لنڈن ۲۳ مارچ - چونکہ الاسکا میں بہت کم لڑکیاں ہیں (وہاں مرد چالیس ہزار اور عورتیں صرف بیس ہزار ہیں) اس لئے آئندہ سے ناکتخدا لڑکیوں کو ۱۷ روپیہ سالانہ کا ایک خاص ٹیکس ادا کرنا پڑیگا لیکن بہت کم لڑکیوں کو یہ ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اکثر لڑکیوں کی ۱۵ سال عمر ہوتے ہی شادی ہو جاتی یا نسبت ٹھہر جاتی ہے۔ (استار)

شہر "بغدادو" کی دریافت ممکن ہے

بغداد ۲۳ مارچ - عراقی محکمہ آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر نجوتی الاصل نے استار کو بتایا کہ بغداد کے قریب جو کھدائی ہو رہی ہے ممکن ہے اس سے "بغدادو" کا شہر قدیم جس کی بنیاد بخت نصر نے ڈالی تھی مل جائے ڈاکٹر الاصل نے بتایا کہ اس دریافت سے بغداد کے نام کی وجہ تسمیہ پر روشنی پڑے گی جس پر ابھی تک اختلاف پایا جاتا ہے۔ (استار)

ایرلائن ریڈیو اسٹیشن بنانے کی ممانعت

دمشق ۲۳ مارچ - حکومت شام کے محکمہ تحفظ نے پان امریکن ایرلائن کو ایرلائن کے لئے دو ذاتی وائرلیس اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت نہیں دی۔ (استار)

ڈبل روٹی کی قیمت میں کمی کرنے کا بل

دمشق ۲۳ مارچ - وزیر اعظم شام نے بتایا کہ حکومت نے ایک مسودہ قانون تیار کیا ہے جو عنقریب پارلیمان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اس کا مقصد ڈبل روٹی کی قیمتوں میں پچاس فیصدی کمی کرنا ہے۔ سرکاری خزانہ ایک کروڑ لیرا کے خسارہ کو پورا کرے گا۔

وزیر اعظم نے بتایا کہ ان اقدامات کا مقصد ملک میں معیار زندگی بلند کرنا ہے۔ (استار)

ٹریفک کے شور میں کمی کا آلہ

لنڈن ۲۳ مارچ - ایک ایسے آلہ کے لئے تجربات کئے جا رہے ہیں جو بسوں اور موٹروں کے انجنوں پر لگا دیا جائے تو ٹریفک کا شور بہت کم ہو جائے چھ بسوں میں اس آلہ کو نصب کرنے کے بعد تجربہ کے طور پر استعمال کی جا رہی ہیں۔ (استار)

شرق اردن کی طرف سے مزید برطانوی فوجوں کیلئے درخواست

لنڈن ۲۳ مارچ - کل یہاں سرکاری طور پر اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ شرق اردن کی حکومت نے شرق اردن کی مغربی سرحد کی مدافعت کے لئے برطانوی حکومت سے فوجی کمک روانہ کرنے کی درخواست کی ہے۔ یہ درخواست شرق اردن اور برطانیہ کے معاہدہ کے مطابق ہے جس پر گذشتہ سال نظرثانی ہوئی تھی۔ عمان میں برطانیہ کے ناظم امور نے اس درخواست کو لنڈن روانہ کر دیا ہے۔

شرق اردن نے برطانیہ سے درخواست کی ہے کہ وہ سرحدی گشت کے لئے سپاہی دے۔ یہ گشت عقبہ سے لے کر شمال میں بحر مردار تک ہوگا۔ خیال ہے کہ اس قسم کے گشتی دستے عقبہ میں قائم شدہ برطانوی فوجوں کے کمانڈر مقرر کر دے گا۔ یہ درخواست یہ اطلاعات موصول ہونے کے بعد کی گئی ہے۔ کہ یہودی دستوں نے متعدد بار شرق اردن کی سرحد کو پار کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ لیجن العربیہ نے بحر مردار کے قریب ایک دستہ کو روک لیا جبکہ وہ شرق اردن کی سرحد میں موجود تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہودی دستے سرحدی دیہات میں لوٹ مار کرتے رہتے ہیں۔ اور مویشی بھیڑیں اور مرغیاں وغیرہ لے جاتے ہیں۔ (استار)

لیبیا کا وفد لیک سکس جائے گا

قاہرہ ۲۳ مارچ - عرب لیگ کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ لیبیا کے وفد کو لیک سکس بھیجنے پر جو خرچ آئیگا وہ اس کو برداشت کرے گی تاکہ یہ وفد وہاں مندوبین سے مل سکے۔ یہ وفد لیبیا کی آزادی کی کمیٹی بھیج رہی ہے ٹریپولی جبھا پارٹی کے صدر نے استار کو بتایا۔ ٹریپولی کو اٹلی کی ٹرسٹی شپ میں رکھنے کے خلاف ہم ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ہمیں امید ہے کہ ہم اپنے معاملہ کی سچائی سے اقوام متحدہ کے مندوبین کو قائل کرلیں گے۔ (استار)

بجلی کا سمجھوتہ

بغداد ۲۳ مارچ - بغداد میں برطانوی لائٹ کمپنی اور وزارت مواصلات و خدمات عامہ کے درمیان جو مذاکرات ہو رہے تھے وہ مکمل سمجھوتہ ہونے پر ختم ہو گئے ہیں اور ٹھیکہ پانچ سال کے لئے اور بڑھا دیا گیا ہے اس کے بعد اس پر عراقی حکومت کا قبضہ ہو جائیگا۔ یہ بھی طے پایا ہے کہ بجلی کے کرنٹ کی قیمت بیس ریال فی یونٹ سے گھٹا کر سترہ ریال فی یونٹ کردی جائے۔ (استار)

بلغاریہ کے باشندے ترکی میں پناہ لے رہے ہیں

استنبول ۲۳ مارچ - استنبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی کی سرحد کے ساتھ ساتھ بلغاریہ کے فوجی دستے جنوبی بلغاریہ کے دیہاتوں سے سرحد پار کرنے اور ترکی میں پناہ لینے والے افراد کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (استار)

ایجنٹ بلوچستان کا دورہ

کوئٹہ ۲۳ مارچ - بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ صاحبزادہ خورشید ۲۸ مارچ کو دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ توقع ہے کہ وہ ۸ اپریل تک اپنا دورہ مکمل کریں گے۔ (استار)

مکران لیگ کا خزانچی ایک ہندو

کوئٹہ ۲۳ مارچ - مکران ریاستی مسلم لیگ نے ایک ہندو سیٹھ ہری چند کو اپنا خزانچی منتخب کیا ہے (استار)

عرب لیگ کے متعلق عراق کا رویہ

بغداد ۲۳ مارچ - عراقی سیاسی حلقوں کو ان افواہوں پر تعجب ہوا جو عرب لیگ کے ساتھ عراق کے رویہ پر عرب دارالحکومتوں میں گشت کر رہی ہیں۔ نئے وزیر خارجہ نے بتایا کہ عراق عرب لیگ کی حمایت کرنیوالوں میں سب سے آگے تھا۔ عرب لیگ کے قیام کی چوتھی سالگرہ کے موقع پر بڑے بڑے عراقی سیاست دانوں نے امید ظاہر کی کہ عرب ریاستیں عرب لیگ کی حمایت کرتی رہیں گی جو دنیا کو اپنے عربوں کے حق میں کرنے کے لئے مضبوط بنائی جاسکے (استار)

نقراشی پاشا کے قتل کی تحقیقات مکمل ہوگئیں

قاہرہ ۲۳ مارچ - نقراشی پاشا کے قتل کی تحقیقات اب مکمل ہوگئیں ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے کہ جن لوگوں کو سوال و جواب کے لئے روکا گیا تھا اب سب کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ صرف ملزم کو نہیں چھوڑا گیا۔ جس پر جلد ہی ایک فوجی عدالت میں مقدمہ چلائے جانے کی توقع ہے۔ (استار)

ڈیرہ غازی خاں کا بلوچستان سے الحاق

کوئٹہ ۲۳ مارچ - آج بلوچستان مسلم لیگ کے اجلاس میں جو قاضی محمد عیسیٰ کی زیر صدارت ہوا۔ ڈیرہ غازیخاں کے بلوچستان سے الحاق پر غور کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ قاضی محمد عیسیٰ جو کراچی سے واپس آئے ہیں۔ شام کو گورنر جنرل کے ایجنٹ سے ملے اور کافی دیر گفتگو کی

ڈیرہ غازی خاں کے سوال پر کل مسلم لیگ کے اجلاس میں پھر غور کیا جائے گا۔ توقع ہے اس جلسہ میں الحاق کے خلاف ایک قرارداد منظور کی جائے گی۔ (استار)

اسرائیل "لبنان" سمجھوتہ کی شرائط

تل ابیب ۲۳ مارچ - استار تل ابیب کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل اور لبنان کے درمیان صلح کی شرطیں یہ ہیں (۱) چودہ لبنانی گاؤں سے اسرائیلی فوجوں کا اخراج (۲) تیس میل چوڑے غیر فوجی علاقہ کا قیام۔ جہاں دونوں ملک ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار فوجی رکھیں۔ (۳) تبادلہ جنگی قیدی۔ (استار)

ایران و شام میں معاہدہ

دمشق ۲۳ مارچ - توقع ہے کہ ایک دوستانہ اور تجارتی معاہدہ ایران اور شام میں ہونیوالا ہے۔ (استار)